## 39799 ـ عورتوں اور مردوں کے مخلوط کیفے کا مالك بننا

**سوال**

ایك شخص اچھی قسم کے کیفے کا مالك ہے، جہاں مرد و عورت مختلط داخل ہوتے ہیں، کیفے کا مالك اس اختلاط کی بنا پر سکون اور راحت محسوس نہیں کرتا، کہ مبادا کیفے کی کمائی حرام یا شرعا ممنوعہ شبہات میں شامل نہ ہوتی ہو، باوجود اس کے کہ کیفے میں مالك نے ملازموں کو حرام اشیاء فروخت کرنے سے منع کر رکھا ہے، جن میں سگرٹ بھی شامل ہیں، اور وہاں آنے والوں پر اسلامی آداب کے منافی اور مخل ہونے والے کام بھی ممنوع کر رکھے ہیں.
ہم چاہتے ہیں کہ اگر ممکن ہو سکے تو آپ ہمارے لیے اس راستے کو قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کے ساتھ روشن کریں تا کہ نفس پاکیزہ ہو، اور دل بھی اطمنان حاصل کرے، اور ہم معصیت و گناہ میں پڑنے سے بچ سکیں، اور جب اپنے رب سے ملیں تو وہ ہم سے راضی ہو، ہماری گزارش ہے کہ جواب تفصیلی ہو. ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

کیفے کے مالك نے اپنے اس کیفے میں حرام اشیاء کی فروخت منع کر کے ایك اچھا اور بہتر قدم اٹھایا ہے، جس میں سگرٹ کی فروخت بھی شامل ہے، اور اسی طرح اس نے اسلامی آداب کے منافی اور اس میں مخل ہونے والے کام بھی منع کر رکھے ہیں، اللہ تعالی اسے جزائے خیر عطا فرمائے.

لیکن اس کے لیے ایك چیز کرنا باقی ہے کہ وہ مرد و عورت کا اختلاط بھی روك دے؛ کیونکہ اس میں شر و فساد اور فتنہ و خرابیاں پائی جاتی ہیں، اور پھر قرآن و حدیث تو اختلاط کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں، جن میں سے چند ایك دلائل ذیل میں پیش خدمت ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جب تم ان ( نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں ) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے الاحزاب ( 53 ).

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

( یعنی جس طرح میں نے تمہیں ان کے پاس داخل ہونے سے منع کیا ہے، اسی طرح تم بالکل ان کی طرف دیکھو بھی

نہ، اور اگر تم میں سے کسی ایك كو كوئی ضرورت اور حاجت ہو جو ان سے لینا چاہے تو وہ ان كی طرف نہ دیكھے، اور اپنی ضرورت كی چیز پردے كے پیچھے سے طلب كرے ).

اور قرطبی رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

( اس آیت میں دلیل ہے كہ اللہ تعالی نے ان سے پردے كے پیچھے سے سوال كرنے كی اجازت دی ہے، كہ اگر كوئی ضرورت پیش آجائے یا كوئی مسئلہ پیش آجائے جس میں ان سے فتوی لینا ہو تو پردے كے پیچھے سے پوچھا جاسكتا ہے.

اور اس میں بالمعنی سب عورتیں داخل ہیں، اور اس لیے كہ شرعی اصول ہے كہ عورت ساری كی ساری پردہ ہے ).

اور ایك دوسرے مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

اے نبی ( صلی اللہ علیہ وسلم ) كی بیویو! تم عام عورتوں كی طرح نہیں اگر تم پرہیزگاری اختیار كرو تو نرم لہجے میں بات نہ كرو كہ جس كے دل میں روگ اور كجی ہو وہ كوئی برا خیال كرے اور ہاں قاعدے كے مطابق اچھی اور بہتر بات كرو¬ الاحزاب ( 32 ).

لھذا جب كلام میں نرمی اختیار كرنے سے روك دیا گیا تا كہ جس كے دل میں بیماری ہے وہ كوئی اور خیال نہ كرنے لگے، تو پھر مردوں كا بے پرد اور مائل كرنے اور مائل ہونے والی عورتوں كے ساتھ بیٹھنا، اور آپس میں تبادلہ خیال اور گپیں ہانكنا كیسا ہے؟ یہ عورت بات كر رہی ہے، اور دوسری ہنسی مذاق، اور تیسری جھك دیكھ رہی ہے، تو اس سے بڑھ كر اور كونسا فتنہ ہوگا؟ اس كےہوتے ہوئے كونسا ایسا دل ہے جو بیماری اور طمع و لالچ سے بچ سكے؟!

اور پھر نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نےتو زمین میں اللہ تعالی كو سب سے زیادہ محبوب اور پیاری جگہ مسجدوں میں بھی مرد و عورت كے اختلاط كو منع كرنے كا خیال ركھتے ہوئے مردوں كی صفیں عورتوں كی صفوں سے علیحدہ بنانے كا حكم دیا، اور مردوں كو حكم دیا كہ نماز میں سلام پھیرنے كے بعد بیٹھے رہیں حتی كہ عورتیں وہاں سے چلی جائیں، اور مساجد میں عورتوں كے لیے علیحدہ دروازہ مخصوص كیا، اس كے دلائل ذیل میں دیے جاتے ہیں:

1 ـ ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا بیان كرتی ہیں كہ جب رسول كریم صلی اللہ علیہ نماز سے سلام پھیرتے تو ان كی سلام مكمل ہوتے ہی عورتیں اٹھ پڑتیں، اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے سے قبل كچھ دیر ٹھرے رہتے، ابن شہاب كہتے ہیں: میرا خیال ہے كہ ـ واللہ اعلم ـ نبی كریم صلی اللہ علیہ اس لیے بیٹھے رہتے تا كہ مردوں كے جانے سے قبل عورتیں اٹھ كر چلی جائیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 793 ).

2 ـ اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں"

نافع کہتے ہیں: تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فوت ہونے تك اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے"

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 462 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

3 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مردوں کی سب سے بہتر اور اچھی صفیں پہلی ہیں، اور سب سے بری آخری، اور عورتوں کی سب سے بہتر اور اچھی صفیں آخری اور سب سے بری پہلی صفیں ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 664 ).

مرد و زن کے اختلاط کی ممانعت میں شریعت کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے، اور یہ کہ مرد عورتوں کی صفوں سے جتنا زیادہ دور ہو یہ افضل ہے، اور عورت مردوں کی صف سے جتنی زیادہ دور ہو وہ اس کے لیے افضل ہے.

جب اس طرح کے اقدامات مسجد میں جو کہ پاکیزہ عبادت کے لیے ہے کیے گئے تو بلا شك مسجد کے علاوہ دوسری جگہوں پر تو بالاولی ہونے ضروری ہیں.

4 ـ ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلتے ہوئے فرما رہے تھے، جب راستے میں مرد اور عورتوں کا اختلاط ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا:

" ایك طرف ہو جاؤ، کیونکہ تمہیں راستے کے وسط میں چلنے کا حق نہیں، تمہیں راستے کے کناروں میں چلنا چاہیے"

تو عورت دیوار کے ساتھ اتنا چمٹ کر چلتی تھی کہ دیوار کے ساتھ لگنے کے بنا پر اس کا لباس دیوار کے ساتھ اٹك جاتا تھا.

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 5272 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

آپ مرد و زن کے اختلاط کے خطرات پر کلام کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر ( 1200 ) کا جواب ضرور دیکھیں.

اور جب اختلاط حرام ہے، تو پھر کیفے کا مالك اسے باقی رکھنے اور اس سے منع نہ کرنے، اور ان لوگوں کو اللہ تعالی کی معصیت اور گناہ کرنے کے لیے جگہ فراہم کر کے ان کی معاونت کرنے پر گنہگار ہو گا.

لہذا اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرے اور مومنوں کےمابین شر و فساد پھیلانے پر ممد و معاون مت بنے، اور اسے اپنی کمائی پاکیزہ اور اچھی کرنے کی حرص رکھنی چاہیے، کیونکہ: ( ہر وہ جسم جو حرام سے بنا ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے ).

جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" ہر وہ جسم جو حرام سے پلا ہو اس کے آگ زیاد بہتر ہے"

اسے طبرانی اور ابو نعیم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر ( 4519 ) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ترمذی نے کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

" بلاشبہ بات یہی ہے کہ کوئی بھی گوشت زیادہ نہیں ہوتا جو حرام پر پلا ہو مگر اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے"

جامع ترمذی حدیث نمبر ( 614 ).

اگر تو آپ اس اختلاط کو روکنے کی استطاعت رکھتے ہیں، تو واجب بھی یہی ہے، یا صرف آپ کیفے کو صرف مردوں کے لیے خاص کردیں، وگرنہ کوئی دوسرا مباح کام تلاش کر لیں، اور جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترك کرتا ہے، تو اللہ تعالی اسے اس کے بدلے میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز مہیا کرتا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا.

واللہ اعلم .